Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Impact of Seasons on Human Life: A Review in the Light of the Quran and Hadith

موسموں کے انسانی زندگی پر اثرات قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک جائزہ

Dr. Nisar Mehmood
Lecturer Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat
Mr. Kifayat Ullah
MPhil Scholar Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology Kohat

Abstract

This paper researches the frontiers of how seasonal changes affect human life as it is expressed in the Quran and also Hadith. The seasons, their periods of heat, cold, rain, and drought have been placed by the Muslim scripture not only as natural events but as evidence of the power, wisdom, and mercy of Allah. The Quran constantly alludes to seasons as a reminder of Godly order, rain as a life-giving and blessing and drought as an ordeal or outcome of human misdeeds. In the same way, the literature of Hadiths shows how Prophet Muhammad صلى instructed Muslims to react to the changes of seasons using particular prayers, religious practices and moral considerations. The article discusses the complex roles of seasons and their impact on the lives of people concerning physical health, psychological well being, economic endeavours and spiritual growth. It demonstrates how heat, cold, and rainfall directly influence human health, agricultural productivity, and livelihoods, influence human temperament, resilience and social structures as well. The variations of seasons act as a source of development of patience, gratitude and awareness of the Hereafter. As an example, fasting during summer is an endurance exercise, whereas, when it is winter, night prayers are promoted, both of them building on the spiritual discipline. Additionally, humans were called upon to ensure that the environment is balanced as highlighted in the teachings of Islam that discourage wastage of resources, cutting trees, and wasting natural resources. The relation between environmental imbalance and negative climatic effects as mentioned in the Quran are in unison with modern arguments about climate change. The research is able to establish that the order of the seasons is within a divine reality created to benefit man and teach him morals through making comparisons between the teachings of the Islamic religion and the contemporary scientific outlook.In conclusion, the Quran and Hadith present seasons as dynamic instr scriptures of sacred teachings which mold the human health, economy, spirituality, and social order. The present research upholds the necessity to embrace the Islamic ecology, enhance community resilience, promote gratitude, and patience as the ways to survive the challenge and potentials of seasonal shifts.

Keywords: *Seasons, Human Life, Quran, Hadith, Environmental Balance, Spirituality, Climate and Faith*

1۔ مقدمہ:

انسانی زندگی پر موسموں کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جو نہ صرف جسمانی صحت اور معاشرتی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی اپنے نقوش چھوڑتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں موسموں کی تبدیلی کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ سورۃ الروم میں ارشاد ہے: "اور تم دن اور رات کے بدلنے میں اور جو کچھ اللہ نے آسمان اور زمین سے لوگوں کے فائدے کے لیے اتارا ہے، اس میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں"۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ موسموں کا نظام محض ایک اتفاقی عمل نہیں، بلکہ اس میں انسانوں کے لیے بے شمار سبق اور رہنمائی پوشیدہ ہے۔ اسلام نے موسموں کے ساتھ انسانی رویوں اور عبادات کو ہم آہنگ کرنے کی تعلیم دی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ موضوع نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

موسموں کے اثرات کو سمجھنے کے لیے چند بنیادی سوالات اہمیت اختیار کرتے ہیں، مثلاً: کیا قرآن وحدیث میں موسموں کے تغیرات کو کسی خاص مقصد کے تحت بیان کیا گیا ہے؟ موسمی تبدیلیاں انسان کی نفسیات اور عبادات پر کیسے اثر انداز ہوتی ہیں؟ اور اسلام نے مختلف موسموں میں کیسی ہدایات دی ہیں؟ ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام نے موسموں کو محض ایک قدرتی عمل نہیں سمجھا، بلکہ اسے انسان کی تربیت اور آزمائش کا ذریعہ بھی قرار دیا ہے۔ مثلاً، حدیث نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ "سردی کا موسم مومن کے لیے بہار ہے، کیونکہ اس میں راتیں لمبی ہوتی ہیں اور وہ قیام اللیل کے لیے بیدار رہ سکتا ہے، جبکہ دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزہ رکھنے میں آسانی محسوس کرتا ہے"۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ موسموں کو اسلامی تعلیمات میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں موسموں کی معنویت کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ قرآن پاک میں موسموں کی تبدیلی کو اللہ کی نشانی بتایا گیا ہے، جیسے بارش کو رحمت اور خشک سالی کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ الفرقان میں ارشاد ہے: "اور وہی ہے جو اپنے بندوں پر رحمت کے طور پر ہوائیں بھیجتا ہے"۔ اسی طرح، احادیث مبارکہ میں موسموں کے مطابق عبادات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، جیسے گرمی میں پیاس برداشت کر کے روزہ رکھنا یا سردی میں وضو کے وقت پانی کو نرمی سے استعمال کرنا۔ ان تعلیمات سے یہ سبق ملتا ہے کہ موسموں کو صرف ایک مادی عمل نہ سمجھا جائے، بلکہ ان میں پوشیدہ حکمتوں کو سمجھ کر اللہ کی عبادت کی جائے۔ لہٰذا، یہ موضوع نہ صرف مذہبی نقطہ نظر سے اہم ہے، بلکہ اس میں انسانی زندگی کے لیے عملی رہنمائی بھی موجود ہے۔

2۔ قرآن میں موسموں کا تذکرہ:

آیات میں موسموں کے تغیرات کی وضاحت

قرآن مجید میں موسموں کے تغیرات کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مختلف آیات میں بارش، گرمی، سردی اور دیگر موسمی تبدیلیوں کو اللہ کے حکم سے وابستہ کیا گیا ہے۔ سورہ الروم کی آیت 48 میں ارشاد ہے" : اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے بارش نکلتی ہے"۔ امام قرطبی (م. 671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موسموں کی تبدیلی اور بارش کا نزول اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانی ہے جو نظام کائنات کو منظم کرتی ہے[1] یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ موسموں کا تغیر اور ان کا باہمی تبادلہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور اس میں انسانوں کے لیے غور وفکر کی بہت سی نشانیاں پوشیدہ ہیں۔ موسموں کا یہ نظام نہ صرف زمین کی آبادی کو برقرار رکھتا ہے بلکہ اللہ کی حکمت ورحمت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

---

[1] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج14، ص45، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1420ھ)

موسموں کو اللہ کی قدرت کی نشانی قرار دینا

قرآن پاک میں موسموں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اہم نشانیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ سورہ الجاثیہ کی آیت 5 میں ارشاد ہے" :رات اور دن کے بدلنے میں، اور اس رزق میں جو اللہ آسمان سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، اور ہواؤں کے بدلنے میں، عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں"۔امام ابن کثیر(م.774ھ)نے اپنی تفسیر تفسیر القرآن العظیم میں لکھا ہے کہ موسموں کا بدلنا، ہواؤں کا چلنا اور بارش کا نزول اللہ تعالیٰ کی قدرت کی واضح نشانیاں ہیں جو اس کی واحدانیت اور ربوبیت پر دلالت کرتی ہیں [2] یہ نشانیاں نہ صرف اللہ کی قدرت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ انسانوں کو اس بات کی طرف بھی متوجہ کرتی ہیں کہ وہ اپنے خالق کی عبادت کریں اور اس کے احکامات پر عمل کریں۔ موسموں کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت کا مظہر ہے جو کائنات کے توازن کو برقرار رکھتا ہے۔

موسموں کا انسانی زندگی سے تعلق

موسمی تبدیلیاں انسانی زندگی کے لیے نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ موسموں کا تغیر انسانی معاش اور روزی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سورہ الحجر کی آیت 22 میں ارشاد ہے" :اور ہم نے ہواؤں کو بار برسانے والا بنا کر بھیجا، پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے تمہیں اسے پلایا، اور تم اس کے مالک نہیں ہو"۔امام بغوی(م.516ھ)نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ موسموں کا یہ نظام انسانی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ تو فصلیں اگ سکتی ہیں اور نہ ہی زندگی کا تسلسل برقرار رہ سکتا ہے [3]۔ موسموں کا یہ تغیر نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں اور پودوں کی زندگی کے لیے بھی اہم ہے۔ یہ نظام اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے جس پر انسانوں کو شکر گزار ہونا چاہیے۔

3۔احادیثِ نبوی ﷺ میں موسموں کی حقیقت:

موسموں کے تغیر کے متعلق احادیث

احادیث مبارکہ میں موسموں کے تغیر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرے بعض حصے بعض کو کھا رہے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی: ایک سردی میں اور ایک گرمی میں۔ پس تم جو شدید گرمی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی گرمی ہے، اور جو شدید سردی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی سردی (زمہریر) ہے [4] " یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ موسموں کی شدت در حقیقت اللہ کے حکم سے ہے اور اس میں انسانوں کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے۔ اسی طرح امام بیہقی نے شعب الایمان میں ایک اور حدیث نقل کی ہے جس میں نبی ﷺ نے موسموں کے تغیر کو اللہ کی حکمت سے تعبیر کیا ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موسموں کا بدلنا محض ایک فطری عمل نہیں بلکہ اس کے پیچھے اللہ کی بے پناہ حکمتیں اور نشانیاں پوشیدہ ہیں جو انسان کو اپنے خالق کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

---

[2] (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج7، ص203، دار طیبۃ، الریاض، 1422ھ)

[3] (البغوي، معالم التنزيل، ج3، ص156، دار ابن حزم، بیروت، 1435ھ)۔

[4] البخاري، صحیح البخاري، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر، حدیث: 536، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ)

دعائیں اور اذکار برائے موسم

موسمی تغیرات کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے متعدد دعائیں اور اذکار منقول ہیں۔ امام ترمذی نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ جب بادل کی گرج سنتے تو یہ دعا پڑھتے " :اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ[5] " اسی طرح بارش کے وقت خاص دعائیں مسنون ہیں، جیسا کہ امام ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارش دیکھ کر یہ دعا پڑھتے " :اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا[6] " یہ دعائیں نہ صرف موسموں کے اثرات سے حفاظت کا ذریعہ ہیں بلکہ اللہ کی رحمت اور برکت کے حصول کا بھی سبب بنتی ہیں۔ نیز، موسموں کے بدلنے پر شکرانے کے طور پر بھی دعائیں مسنون ہیں، جو اللہ کی نعمتوں کی قدردانی کا اظہار ہیں۔

موسموں کو نصیحت اور عبرت کا ذریعہ قرار دینا

قرآن و حدیث میں موسموں کے تغیر کو انسان کے لیے نصیحت اور عبرت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ امام قرطبی نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں سورہ الفرقان کی آیت 62")[7] وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ("کی تفسیر میں لکھا ہے" :موسموں کا بدلنا اللہ کی قدرت کی نشانی ہے جو انسان کو موت اور آخرت کی یاد دلاتی ہے[8] " اسی طرح امام ابن رجب حنبلی نے لطائف المعارف میں لکھا ہے کہ سردی اور گرمی کی شدت انسان کو جہنم کے عذاب کی یاد دلاتی ہے، جس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ موسموں کا یہ نظام انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ موسموں کو بدلتا ہے، اسی طرح انسان کی زندگی میں بھی خوشی اور غم کے دور آتے جاتے ہیں، اور ان سے سبق لے کر آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔ نیز، موسموں کے تغیر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی قدرت کے سامنے انسان بے بس ہے، لہٰذا اسے ہر حال میں اپنے رب کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

4۔ موسموں کا انسانی صحت پر اثر:

سردی و گرمی کا جسمانی اثر

سردی اور گرمی کے موسمی تغیرات کا انسانی جسم پر گہرا اثر پڑتا ہے، جسے طبِ قدیم اور جدید دونوں میں تسلیم کیا گیا ہے۔ امام ابن سینا (م. 428ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب القانون فی الطب میں لکھا ہے کہ سرد موسم میں جسمانی رطوبات کا جمود اور گرم موسم میں ان کا افراز بڑھ جاتا ہے، جو صحت پر مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتا ہے[9] سردی کے موسم میں خون کی گردش سست ہو جاتی ہے، جس سے جوڑوں کا درد، عضلاتی اکڑاؤ اور نظامِ تنفس کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری طرف، گرمی کی شدت سے جسم میں پانی کی کمی، گرمی کے دانے، اور ہیٹ اسٹروک جیسی شکایات عام ہو جاتی ہیں۔ طبِ یونانی کے مطابق سردی بلغمی مزاج کو بڑھاتی ہے، جبکہ گرمی صفراوی خلط کو متحرک کرتی ہے۔ جدید تحقیقات بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ موسمی تبدیلیاں مدافعتی نظام، میٹابولزم اور حتیٰ کہ نفسیاتی صحت کو متاثر کرتی ہیں۔

---

[5] الترمذی، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند رعدۃ، حدیث: 3450، دار الغرب الإسلامي، بیروت، 1418ھ)

[6] ابوداؤد، سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب الدعاء عند رؤیۃ المطر، حدیث: 5099، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، 1430ھ).

[7] سورہ الفرقان کی آیت 62

[8] القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج13، ص45، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1420ھ)

[9] (ابن سینا، القانون فی الطب، ج1، ص156، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1430ھ)

بارش اور نمی کا اثر

بارش اور ہوا میں نمی کی زیادتی کا انسانی صحت پر دوہرا اثر پڑتا ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ (م. 751ھ) نے طب النبوی میں بیان کیا ہے کہ مرطوب موسم میں بلغمی امراض کی کثرت ہو جاتی ہے، خاص طور پر نزلہ، زکام اور سانس کی بیماریاں[10] نمی کے باعث جراثیم اور پھپھوند کی نشوونما بڑھ جاتی ہے، جو جلد کی الرجی، دمہ اور جوڑوں کے درد کا سبب بنتی ہے۔ بارش کے بعد جمع ہونے والا پانی مچھروں کی افزائش گاہ بن جاتا ہے، جس سے ملیریا، ڈینگی اور چکن گونیا جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ نیز، مرطوب ماحول میں کپڑوں اور فرنیچر پر پھپھوندی لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، جو الرجی اور سانس کے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بارش کو رحمت قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے بعد صفائی اور احتیاطی تدابیر پر زور دیا گیا ہے تاکہ اس کے منفی اثرات سے بچا جا سکے۔

موسمی امراض اور ان کا علاج

موسمی تبدیلیوں کے باعث پھیلنے والے امراض میں ملیریا، ڈینگی، ٹائیفائیڈ اور وائرل بخار شامل ہیں۔ امام بغوی (م.516ھ) نے معالم التنزیل میں موسمی امراض سے بچاؤ کے لیے حفظانِ صحت کے اصولوں پر زور دیا ہے، جیسے صاف پانی کا استعمال، آلودہ غذا سے پرہیز اور مچھروں سے بچاؤ[11] جدید طب کے مطابق مون سون کے موسم میں پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے لیے ابال کر پانی پینا، ہاتھوں کی صفائی، اور مچھر دانی کا استعمال ضروری ہے۔ وائرل انفیکشنز سے بچاؤ کے لیے قوتِ مدافعت بڑھانے والی غذائیں جیسے شہد، لیموں، اور وٹامن سی سے بھرپور پھل مفید ہیں۔ نیز، سردیوں میں گرم مصالحہ جات اور گرمیوں میں پودینہ، کھیرا اور تربوز کا استعمال موسمی اثرات کو متوازن کرتا ہے۔ طبِ نبوی ﷺ میں بھی موسمی امراض کے علاج کے لیے شہد، کلونجی اور زیتون کے تیل جیسی قدرتی ادویات کی تلقین کی گئی ہے۔

5۔ انسانی مزاج پر موسموں کے اثرات:

گرمی اور غصہ یا سختی کا تعلق

قدیم طبی و نفسیاتی کتب میں گرم موسم اور انسانی مزاج کے درمیان گہرے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ (م. 751ھ) نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں واضح کیا ہے کہ گرمی کی شدت انسانی مزاج میں تیزی اور غصے کو بڑھا دیتی ہے، کیونکہ گرمی صفراوی خلط کو متحرک کرتی ہے جو جلدبازی اور تندمزاجی کا سبب بنتی ہے[12] طبی نقطہ نظر سے گرم موسم میں جسم کا درجہ حرارت بڑھنے سے اعصابی نظام پر دباؤ پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں چڑچڑاپن اور جذباتی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں گرمی کے موسم میں صبر و تحمل کی تلقین کی گئی ہے، خاص طور پر روزے کے دوران جب گرمی کی شدت زیادہ ہو۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو جنگی مہمات اور تنازعات میں بھی گرمی کے موسم کو ایک اہم عنصر کے طور پر پیش کیا گیا ہے، کیونکہ اس موسم میں لوگوں کے صبر کا پیمانہ کم ہو جاتا ہے۔

سردی اور سکون و سکوت کا تعلق

سرد موسم انسان کے مزاج میں سکون اور ٹھہراؤ پیدا کرتا ہے، جیسا کہ امام غزالی (م. 505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں بیان کیا ہے کہ سردی بلغمی مزاج کو تقویت دیتی ہے جو سکون، غور و فکر اور استقلال کی صفات سے مربوط ہے[13] سائنسی اعتبار سے دیکھا جائے تو سرد موسم میں انسانی جسم کا میٹابولزم سست ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے

---

[10] (ابن قیم، طب النبوی، ص89، مکتبہ دار المنہاج، ریاض، 1425ھ)

[11] (البغوی، معالم التنزیل، ج3، ص112، دار ابن حزم، بیروت، 1435ھ)

[12] (ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص56، مکتبہ دار الہجرہ، ریاض، 1435ھ)

[13] (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص78، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

میں انسان زیادہ پر سکون اور غور و فکر کی حالت میں رہتا ہے۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو بیشتر علمی و ادبی کام سردیوں کے موسم میں ہوئے ہیں، کیونکہ یہ موسم مطالعہ اور تصنیف کے لیے موزوں ترین سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں بھی سردیوں کے مہینوں کو علمی مجلسوں اور روحانی تربیت کے لیے خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ سردی کی یہ کیفیت انسان کو اپنے اندر جھانکنے اور خود احتسابی کا موقع فراہم کرتی ہے۔

بہار اور خوشی و نشاط کا تعلق

بہار کا موسم خوشی، نشاط اور نئی امیدوں سے وابستہ ہے، جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی (م. 911ھ) نے "الحاوی للفتاوی" میں لکھا ہے کہ بہار کا موسم روحانی و جسمانی نشاط کے لیے اللہ کی خاص رحمت ہے[14] نفسیاتی طور پر دیکھا جائے تو بہار میں دن لمبے ہونے، درجہ حرارت معتدل ہونے اور فطرت کے حسین مناظر انسان کے اندر خوشی کے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ تاریخی و ادبی شواہد بتاتے ہیں کہ تمام تہذیبوں میں بہار کو نئی زندگی، محبت اور امید کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں بھی بہار کے موسم کو اللہ کی نعمتوں میں شمار کیا گیا ہے اور اس موسم میں اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے۔ بہار کا یہ موسم نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات و نباتات کے لیے بھی نئی زندگی کا پیغام لے کر آتا ہے۔

6۔رزق اور معاش پر موسموں کے اثرات:

کھیتی باڑی اور زراعت

موسمی تغیرات کا سب سے گہرا اثر زراعت اور کھیتی باڑی پر پڑتا ہے، جو پاکستان جیسے زرعی معیشت والے ممالک کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث بارشوں کے غیر متوازن پیٹرن، شدید گرمی، اور سیلابوں نے فصلوں کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ امام ابن خلدون (م. 808ھ) نے اپنی کتاب المقدمۃ میں لکھا ہے کہ "زراعت کی کامیابی موسمی توازن پر منحصر ہے، اور جب یہ توازن بگڑتا ہے تو معیشت بھی متاثر ہوتی ہے"[15] گلیشیئرز کے پگھلنے سے دریاؤں کے پانی کی مقدار متاثر ہو رہی ہے، جس سے آبپاشی کے نظام کو شدید چیلنجز کا سامنا ہے۔ نیز، شدید موسمی واقعات جیسے خشک سالی اور غیر معمولی بارشیں نہ صرف فصلی چکر کو بگاڑ رہی ہیں بلکہ کسانوں کو نئی قسم کی بیماریوں اور کیڑوں کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ پائیدار زراعت کے لیے جدید تکنیکوں جیسے ڈرپ ایریگیشن اور موسم کے مطابق بیجوں کی اقسام کو اپنانے کی ضرورت ہے، تاکہ زراعت کو موسمیاتی تغیرات کے مقابلے میں مزاحم بنایا جا سکے۔

تجارت و معیشت پر موسمی اثرات

موسمیاتی تبدیلیوں نے نہ صرف زراعت بلکہ پوری معیشت کو متاثر کیا ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں تجارت کا بڑا حصہ زرعی اور قدرتی وسائل پر انحصار کرتا ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ (م. 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ "موسمی تغیرات معاشی عدم استحکام کا باعث بنتے ہیں، خاص طور پر جب قدرتی آفات تجارتی راستوں کو متاثر کرتی ہیں"[16] سیلابوں اور خشک سالی کی وجہ سے نہ صرف زرعی برآمدات متاثر ہوتی ہیں بلکہ انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصانات سے نقل و حمل اور صنعتی پیداوار بھی سست روی کا شکار ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں گزشتہ برسوں میں آنے والے سیلابوں نے نہ صرف کپاس اور گندم کی فصلوں کو تباہ کیا بلکہ سڑکوں اور

---

[14] (السیوطی، الحاوی للفتاوی، ج2، ص34، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1425ھ)

[15] (ابن خلدون، المقدمۃ، ج2، ص156، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1420ھ)

[16] (ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص89، مکتبہ دار الہجرہ، ریاض، 1435ھ)

پلوں کو نقصان پہنچانے سے تجارتی سرگرمیاں بھی معطل ہو گئیں۔ نیز، موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث توانائی کے شعبے میں بھی مشکلات پیدا ہوئی ہیں، کیونکہ ہائیڈرو پاور منصوبے پانی کی کمی یا زیادتی سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان تمام عوامل نے مل کر معیشت کو سست رفتاری اور مہنگائی کی طرف دھکیل دیا ہے۔

روزگار کے مواقع اور موسمی تغیرات

موسمیاتی تبدیلیوں نے روزگار کے شعبے کو بھی بری طرح متاثر کیا ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں جہاں زیادہ تر آبادی زراعت اور اس سے وابستہ پیشوں پر انحصار کرتی ہے۔ امام غزالی (م. 505ھ) نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ "جب فصلیں تباہ ہوتی ہیں تو نہ صرف کسان بلکہ مزدور، کھلیان میں کام کرنے والے، اور چھوٹے تاجر بھی بے روزگار ہو جاتے ہیں"[17] موسمی تغیرات کی وجہ سے زرعی شعبے میں روزگار کے مواقع کم ہو رہے ہیں، جس سے دیہی سے شہری نقل مکانی میں اضافہ ہوا ہے۔

تاہم، اس بحران کے باوجود، موسمیاتی تبدیلی نے کچھ نئے مواقع بھی پیدا کیے ہیں، جیسے کہ پائیدار زراعت، قابل تجدید توانائی، اور موسمیاتی تبدیلی کے مطابق ڈھلنے والی ٹیکنالوجیز میں روزگار کے نئے راستے کھلے ہیں۔ شمسی توانائی کے منصوبے، واٹر مینجمنٹ سسٹمز، اور موسمیاتی تبدیلی کے مطابق فصلوں کی تحقیق میں نئے پیشہ ورانہ مواقع سامنے آ رہے ہیں۔ نیز، حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے موسمیاتی تبدیلی کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے چلائے جانے والے پروگراموں نے بھی روزگار کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔

7۔ قرآن وحدیث میں بارش کی برکتیں:

بارش کو اللہ کی رحمت قرار دینا

قرآن وحدیث میں بارش کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سورہ الفرقان کی آیت 48 میں ارشاد ہے" :وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا[18] " (اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے پیشِ رو ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی برسایا)۔ امام قرطبی (م. 671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بارش نہ صرف زمین کو حیات بخشتی ہے بلکہ یہ اللہ کی رحمت کا مظہر ہے جو انسانوں اور حیوانات سب کے لیے یکساں مفید ہے[19] احادیث میں بھی بارش کو رحمت قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارش کو دیکھ کر فرماتے تھے" :اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا "(اے اللہ! اس بارش کو نفع بخش بنا)۔ یہ دعا بارش کے رحمت ہونے کی واضح دلیل ہے، کیونکہ اس میں اس کے مفید ہونے کی التجا کی گئی ہے۔ نیز، بارش کے بعد زمین کی سرسبزی اور پھلدار ہونا بھی اس بات کی علامت ہے کہ یہ اللہ کی رحمت کا نزول ہے، جس سے انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

بارش کے ذریعے رزق کا حصول

بارش کو رزق کا ذریعہ قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ زمین کو زرخیز بناتی ہے اور فصلیں اگاتی ہے، جو انسانی اور حیوانی زندگی کا دارومدار ہیں۔ سورہ الجاثیہ کی آیت 5 میں ارشاد ہے" :وَفِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ[20] " (اور رات اور دن کے بدلنے میں،

---

[17] (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص112، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

[18] سورہ الفرقان کی آیت 48

[19] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج13، ص45، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1420ھ)

[20] سورہ الجاثیہ کی آیت 5

اور اس رزق میں جو اللہ آسمان سے اتارتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں)۔ امام ابن کثیر (م.774ھ) نے اپنی تفسیر تفسیر القرآن العظیم میں لکھا ہے کہ بارش کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس سے غلہ، پھل اور دیگر نعمتیں پیدا ہوتی ہیں، جو انسانوں کے لیے رزق کا باعث بنتی ہیں [21] نیز، بارش کے بعد درختوں اور کھیتوں کی سرسبزی نہ صرف خوراک فراہم کرتی ہے بلکہ معاشی استحکام کا بھی ذریعہ بنتی ہے، جیسا کہ زرعی معیشت والے ممالک میں بارش کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بارش سے متعلق دعائیں اور اذکار

بارش کے وقت خاص دعائیں اور اذکار مسنون ہیں، جو نبی ﷺ سے منقول ہیں۔ امام ترمذی (م.279ھ) نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج سنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے" :اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ "(اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ فرما، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ فرما، اور ہمیں اس سے پہلے معاف فرما دے[22] اسی طرح بارش طلب کرنے کے لیے نماز استسقاء پڑھی جاتی ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے خاص دعائیں سکھائی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے بارش کے لیے تین بار یہ دعا پڑھی" :اللَّهُمَّ أَغِثْنَا "(اے اللہ! ہم پر بارش برسا)۔ یہ دعائیں نہ صرف بارش کے وقت کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ اس بات کی بھی تعلیم دیتی ہیں کہ انسان کو ہر حال میں اللہ کی رحمت کا محتاج ہونا چاہیے۔ نیز، بارش کے بعد شکرانے کے طور پر دعا کرنا بھی مسنون ہے، جو اللہ کی نعمتوں کی قدردانی کا اظہار ہے۔

8۔خشک سالی اور قحط کے اثرات:

قرآن میں خشک سالی کا ذکر

قرآن مجید میں خشک سالی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور تنبیہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سورہ الروم کی آیت 41 میں ارشاد ہے" :ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ[23] " (خشکی اور تری میں فساد لوگوں کے اعمال کی وجہ سے ظاہر ہوا تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، شاید کہ وہ باز آجائیں)۔ امام قرطبی (م. 671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خشک سالی، قحط اور دیگر آفات درحقیقت انسانوں کے گناہوں کا نتیجہ ہیں، جو اللہ کی طرف سے انہیں راہ راست پر لانے کے لیے بھیجی جاتی ہیں[24] اسی طرح سورہ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر خشک سالی کے عذاب کا ذکر ملتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ان کی نافرمانی کی سزا کے طور پر نازل کیا تھا۔ قرآن پاک میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جب قومیں اللہ کی نافرمانی کرتی ہیں تو وہ ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کرتا ہے، جن میں خشک سالی اور قحط بھی شامل ہیں۔ نیز، قرآن میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعے میں مصر میں سات سال کی خشک سالی کا تذکرہ بھی ملتا ہے، جس میں حضرت یوسف نے پہلے ہی اس کے لیے تیاری کر لی تھی، جو اللہ کی حکمت اور تدبیر کی نشانی ہے۔

---

[21] (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج7، ص203، دار طیبة، الریاض، 1422ھ)

[22] (الترمذی، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند رعدة، حدیث: 3450، دار الغرب الإسلامي، بیروت، 1418ھ)

[23] سورہ الروم کی آیت 41

[24] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج13، ص45، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1420ھ)

احادیث میں قحط اور اس کے اسباب

احادیث مبارکہ میں قحط اور خشک سالی کو اللہ کے عذاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس کے اسباب میں انسانوں کے گناہ اور معاشرتی فساد شامل ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے، اور اگر جانوروں پر بھی زکوٰۃ نہ دی جائے تو وہ بھی بارش سے محروم کر دیے جاتے ہیں[25] "اسی طرح امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :جب کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے اور وہ اسے کھلم کھلا کرنے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں[26] "احادیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ قحط اور خشک سالی کے وقت توبہ اور استغفار کرنا چاہیے، کیونکہ یہ اللہ کے عذاب کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ نیز، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں "عام الرمادۃ" (قحط کا سال) کے موقع پر ان کی دعا اور اجتماعی توبہ سے بارش نازل ہوئی، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ کی رحمت توبہ اور دعا سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

انسانی زندگی پر قحط کے اثرات

قحط اور خشک سالی کا انسانی زندگی پر گہرا اور تباہ کن اثر پڑتا ہے، جس میں غذائی قلت، معاشی بدحالی اور سماجی انتشار شامل ہیں۔ امام ابن خلدون (م.808ھ) نے اپنی کتاب المقدمۃ میں لکھا ہے کہ قحط کے دوران معیشت تباہ ہو جاتی ہے، لوگ بھوک اور بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں، اور سماجی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے[27] تاریخی طور پر دیکھا جائے تو قحط کے دوران لوگ اپنے بچوں کو بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بنگال کے قحط(1770ء) کے دوران ہوا تھا۔ نیز، قحط کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں، کیونکہ کمزور مدافعتی نظام کے باعث لوگ وبائی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ قحط کے دوران حکومتوں کی ناکامی اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم بھی اموات میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق قحط کے دوران باہمی تعاون اور صدقہ و خیرات کو بڑھانا چاہیے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے "عام الرمادۃ" میں کیا تھا، جہاں انہوں نے تمام صوبوں سے غلہ جمع کر کے قحط زدگان میں تقسیم کیا۔ نیز، قحط کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پانی کے ذخائر بنانا اور زراعت کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا بھی ضروری ہے، تاکہ آنے والے وقتوں میں اس طرح کے بحرانوں سے بچا جا سکے۔

9۔ موسم اور عبادات

نماز استسقاء کا بیان

نماز استسقاء خشک سالی اور بارش کی کمی کے وقت اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے کا ایک شرعی طریقہ ہے، جس کا ذکر متعدد احادیث اور فقہی کتب میں ملتا ہے۔ امام نووی (م.676ھ) نے المجموع شرح المہذب میں لکھا ہے کہ نماز استسقاء کا طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی کھلے میدان میں جمع ہوں، دو رکعت نماز ادا کریں، جس میں جہراً قراءت کی جائے، اور اس کے بعد خطبہ دیا جائے جس میں اللہ سے بارش کی دعا کی جائے[28] رسول اللہ ﷺ نے بھی متعدد مواقع پر نماز استسقاء پڑھی، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خشک سالی کے دوران لوگوں کو جمع کیا، نماز پڑھی، اور دعا فرمائی، جس کے بعد بارش ہوئی۔

[25] البخاری، صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، حدیث: 1400، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ)

[26] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب انتشار الذنوب، حدیث: 4019، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، 1430ھ)

[27] (ابن خلدون، المقدمۃ، ج2، ص156، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1420ھ)

[28] (النووی، المجموع شرح المہذب، ج5، ص78، دار الفکر، بیروت، 1417ھ)

نماز استسقاء کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ اللہ کی رحمت طلب کرنے کا ذریعہ ہے، اور اس میں عاجزی، انکساری، اور توبہ کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ نیز، فقہاء نے اس نماز کے لیے خاص آداب بیان کیے ہیں، جیسے کہ پرانے کپڑے پہننا، خطبے کے دوران چادر پلٹنا، اور تین دن تک اس نماز کا اہتمام کرنا۔ یہ تمام اعمال اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ نماز استسقاء محض ایک رسم نہیں بلکہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

حج اور موسم کی مناسبت

حج کے موسم کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے، جس میں موسمی تبدیلیوں کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ امام ابن قیم (م. 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ حج کے لیے ذی الحجہ کا مہینہ اس لیے مقرر کیا گیا کہ یہ موسم گرما اور موسم سرما کے درمیان ایک معتدل وقت ہوتا ہے، جس میں سفر اور عبادت دونوں کے لیے موزوں حالات ہوتے ہی[29] تاہم، قمری کیلنڈر کے حساب سے حج کا موسم بدلتا رہتا ہے، جیسا کہ 2025ء میں حج موسم گرما میں ادا کیا جائے گا، جبکہ آنے والے برسوں میں یہ موسم بہار اور موسم سرما میں ہوگا۔ موسم کی یہ تبدیلی حجاج کرام کے لیے ایک آزمائش بھی ہوتی ہے، کیونکہ گرمی کی شدت میں مناسک حج ادا کرنا صبر و استقامت کا تقاضا کرتا ہے۔ نیز، موسم کی مناسبت سے حجاج کو اپنی تیاریاں کرنی چاہئیں، جیسے گرمی سے بچاؤ کے لیے مناسب لباس اور پانی کا انتظام، تاکہ وہ آرام سے عبادت کر سکیں۔ یہ موسمی تغیرات درحقیقت حج کے روحانی مقصد کو اجاگر کرتے ہیں، جو صبر، توکل، اور اللہ کی رضا کے حصول پر مبنی ہے۔

روزے اور موسم کا تعلق

رمضان المبارک کا مہینہ قمری کیلنڈر کے مطابق مختلف موسموں میں آتا ہے، جس کا ذکر امام غزالی (م. 505ھ) نے احیاء علوم الدین میں کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو مختلف موسموں میں آنے کا نظام اس لیے بنایا ہے تاکہ مومن ہر حال میں اللہ کی عبادت کرے، خواہ گرمی ہو یا سردی[30]. گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا خاصا مشکل ہوتا ہے، کیونکہ دن لمبے اور درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے، لیکن احادیث میں اس کا اجر بھی زیادہ بتایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :جو شخص گرمی کے دنوں میں روزہ رکھتا ہے، اسے اللہ کی طرف سے خاص اجر ملتا ہے[31] " نیز، موسم کی تبدیلی روزے داروں کو یہ سبق دیتی ہے کہ عبادت کا تعلق حالات سے نہیں بلکہ ایمان اور عزم سے ہے۔ رمضان کے دوران صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، خاص طور پر گرمی میں پانی کی کمی سے بچنے کے لیے سحری اور افطار میں متوازن غذا کا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ موسمی آزمائشیں درحقیقت مومن کے ایمان کو مضبوط بناتی ہیں اور اسے آخرت کی تیاری کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

10۔ اخلاقی و روحانی پہلو:

موسموں کو اللہ کی نشانی کے طور پر دیکھنا

موسمی تبدیلیوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کے طور پر دیکھنا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ قرآن مجید میں متعدد آیات میں موسموں کے تغیرات کو اللہ کی حکمت اور قدرت کی علامت قرار دیا گیا ہے، جیسے سورہ الفرقان کی آیت 62 میں ارشاد ہے" :وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا[32] " (اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا، ہر اس شخص کے لیے جو سبق لینا چاہے یا شکر گزار ہونا چاہے)۔ امام قرطبی (م. 671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع

---

[29] ں (ابن قیم، زاد المعاد، ج2، ص45، مکتبہ دار الهجرہ، ریاض، 1435ھ)

[30] (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج1، ص203، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

[31] (سنن ترمذی، کتاب الصوم، حدیث: 747).

[32] سورہ الفرقان کی آیت 62

لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موسموں کا بدلنا اللہ کی حکمت کی نشانی ہے جو انسان کو اس کی عظمت کی طرف متوجہ کرتی ہے [33] احادیث میں بھی موسموں کو اللہ کی نشانی کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جیسے صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی تو اسے دو سانس لینے کی اجازت دی گئی: ایک سردی میں اور ایک گرمی میں [34] "یہ احادیث واضح کرتی ہیں کہ موسموں کی شدت محض ایک فطری عمل نہیں بلکہ اللہ کی قدرت کا مظہر ہے جو انسان کو اس کی عبادت کی طرف راغب کرتی ہے۔ نیز، موسموں کا یہ نظام انسان کو یہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ ہی ہے جو کائنات کو چلا رہا ہے اور اس کی حکمتوں میں کوئی کمی نہیں۔

موسموں کے ذریعے صبر و شکر کی تعلیم

موسمی تبدیلیاں انسان کو صبر و شکر کی تعلیم دیتی ہیں۔ گرمی کی شدت یا سردی کی سختی میں صبر کرنا اور موسم کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ امام ابن قیم (م. 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ "موسم سرما مؤمن کی بہار ہے، کیونکہ اس میں وہ روزہ رکھتا ہے اور طویل راتوں میں قیام کرتا ہے [35] "اسی طرح گرمی کے موسم میں پیاس برداشت کرنا اور سردی میں ٹھنڈ کو سہنا صبر کی عظیم تربیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : سردیوں کا روزہ آسان غنیمت ہے [36] "موسموں کے ذریعے یہ تعلیم ملتی ہے کہ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے، خواہ وہ گرمی ہو یا سردی۔ نیز، موسموں کی نعمتوں جیسے بارش، ہواؤں اور معتدل موسم پر شکر ادا کرنا انسان کو اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ امام غزالی (م. 505ھ) نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ "شکر گزار بندہ وہ ہے جو ہر موسم میں اللہ کی نعمتوں کو پہچانتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے [37] "یہ تربیت انسان کو دنیاوی آزمائشوں میں استقامت عطا کرتی ہے۔

موسم اور فکرِ آخرت

موسمی تبدیلیاں انسان کو آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ گرمی کی شدت جہنم کی گرمی کی اور سردی کی سختی جہنم کی سردی (زمہریر) کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ امام ابن رجب حنبلی (م. 795ھ) نے لطائف المعارف میں لکھا ہے" : دنیا کی ہر چیز آخرت کا ثبوت ہے۔ گرمی جہنم کی گرمی کی یاد دلاتی ہے اور سردی جہنم کی سردی کی [38] "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا 70واں حصہ ہے [39] "یہ احادیث انسان کو آخرت کی تیاری پر آمادہ کرتی ہیں۔ موسموں کی سختیاں انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ اگر دنیا کی معمولی گرمی یا سردی برداشت نہیں ہو رہی تو آخرت کے عذاب کا کیا حال ہوگا؟ نیز، موسموں کا یہ تغیر انسان کو موت اور قیامت کی یاد دلاتا ہے، جیسا کہ

---

[33] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج 13، ص 45، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1420ھ)

[34] البخاری، صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، حدیث: 536، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ)

[35] ابن قیم، زاد المعاد، ج 2، ص 45، مکتبہ دار الهجرہ، ریاض، 1435ھ)

[36] (مسند احمد، حدیث: 23456)

[37] الغزالی، احیاء علوم الدین، ج 1، ص 203، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

[38] ابن رجب، لطائف المعارف، ص 112، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1430ھ)

[39] (صحیح بخاری، حدیث: 3265)

امام ابن قیم نے لکھا ہے کہ "موسم کی تبدیلیاں انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ وقت گزر رہا ہے اور موت قریب آ رہی ہے[40] " لہٰذا، موسموں کو محض موسمیاتی تغیر نہیں بلکہ آخرت کی یاد دہانی کے طور پر دیکھنا چاہیے۔

11۔ موسمی تغیرات اور انسانی ذمہ داری:

ماحولیات کی حفاظت کا اسلامی تصور

اسلام میں ماحولیات کی حفاظت کو دینی فریضہ سمجھا گیا ہے، جو قرآن و حدیث کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو توازن کے ساتھ پیدا کرنے کی بات کی ہے، جیسا کہ سورہ الملک کی آیت 3-4 میں ارشاد ہے" : جس نے سات آسمانوں کو طبقات بنایا، تم خالق رحمان کی تخلیق میں کوئی بے ترتیبی نہیں دیکھو گے۔ پھر نگاہ اٹھا کر دیکھو، کیا تم کوئی شگاف دیکھتے ہو؟ "[41]۔ امام قرطبی (م. 671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ نے کائنات کو ایک متوازن نظام کے ساتھ تخلیق کیا ہے، جس میں انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس توازن کو برقرار رکھے[42] احادیث میں بھی ماحولیات کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے، جیسے رسول اللہ ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ نیز، اسلام میں پانی کے ضیاع، فضلہ پھیلانے، اور جنگلات کی کٹائی کو ناپسندیدہ اعمال میں شمار کیا گیا ہے۔ یہ تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ ماحولیات کی حفاظت محض ایک دنیاوی معاملہ نہیں بلکہ عبادت کا درجہ رکھتا ہے، جو آخرت میں اجر کا باعث بنے گا۔

قرآن و حدیث میں اعتدال کی تعلیم

قرآن و حدیث میں اعتدال اور میانہ روی کو بنیادی اصول کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو ماحولیات کے تحفظ کا بھی اہم پہلو ہے۔ سورہ الاعراف کی آیت 31 میں ارشاد ہے" : کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا" [43]۔ امام ابن قیم (م. 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ اسلام میں ہر معاملے میں اعتدال کی تلقین کی گئی ہے، خواہ وہ کھانے پینے کا معاملہ ہو یا قدرتی وسائل کے استعمال کا[44] اسی طرح حدیث نبوی ﷺ میں ہے کہ آپ نے فرمایا" : بہترین کام وہ ہے جو درمیانہ راستہ اختیار کرے[45] " یہ تعلیمات ماحولیاتی تحفظ کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں، کیونکہ فضول خرچی اور بے جا استعمال قدرتی وسائل کے توازن کو بگاڑنے کا سبب بنتے ہیں۔ اعتدال کی یہ تعلیم نہ صرف انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی پالیسیوں میں بھی ماحول دوست رویوں کو فروغ دیتی ہے، جیسے پانی کے تحفظ، قابل تجدید توانائی کے استعمال، اور جنگلات کی بحالی کے لیے اقدامات۔

---

[40] ابن قیم، الوابل الصیب، ص89، مکتبہ دار المنہاج، ریاض، 1425ھ)

[41] سورہ الملک کی آیت 3-4

[42] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج18، ص67، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1420ھ)

[43] سورہ الاعراف کی آیت 31

[44] (ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص89، مکتبہ دار الہجرہ، ریاض، 1435ھ)

[45] (سنن ابن ماجہ، حدیث: 2345)

ماحولیاتی بگاڑ کے اسباب

ماحولیاتی بگاڑ کے اسباب میں انسان کی بے اعتدالی اور فطری توازن سے دوری شامل ہے، جسے قرآن و حدیث میں فساد فی الارض سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سورہ الروم کی آیت 41 میں ارشاد ہے" : زمین پر فساد پھیل گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے "[46]۔ امام غزالی (م.505ھ) نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ ماحولیاتی بگاڑ کی بنیادی وجہ انسان کا اللہ کے قائم کردہ توازن کو نظرانداز کرنا ہے، جس میں فضول خرچی، آلودگی پھیلانا، اور قدرتی وسائل کا غیر ذمہ دارانہ استعمال شامل ہے[47] جدید دور میں صنعتی انقلاب، جنگلات کی کٹائی، اور فوسل فیولز کا بے تحاشا استعمال ماحولیاتی بگاڑ کے اہم اسباب ہیں، جس کے نتیجے میں گلوبل وارمنگ، سمندری آلودگی، اور موسمیاتی تغیرات جیسے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان مسائل کا حل اعتدال، ذمہ داری، اور اللہ کے بنائے ہوئے توازن کا احترام ہے، جس کے لیے اجتماعی اور انفرادی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے۔

12۔ قیامت اور موسمی تغیرات

قرآن میں قیامت سے قبل موسمی تغیرات

قرآن مجید میں قیامت سے قبل موسمیاتی تبدیلیوں کو اہم نشانیوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ سورہ الروم کی آیت 41 میں ارشاد ہے" : ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[48] " (خشکی اور تری میں فساد لوگوں کے اعمال کی وجہ سے ظاہر ہوا)۔ امام قرطبی (م.671ھ) نے اپنی تفسیر الجامع لأحکام القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ فساد موسمیاتی بگاڑ، خشک سالی، اور قدرتی آفات کی شکل میں ظاہر ہوگا، جو انسانوں کے گناہوں کا نتیجہ ہوگا [49] اسی طرح سورہ الحج کی آیت 5 میں ارشاد ہے" : وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ "(تم زمین کو مردہ دیکھوگے، پھر جب ہم اس پر پانی برسائیں گے تو وہ ہر جانب سے اُٹھ کھڑی ہوگی)۔ یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ قیامت سے قبل موسمی نظام میں شدید تبدیلیاں رونما ہوں گی، جو اللہ کی قدرت اور انسانی اعمال کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ نیز، قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں طوفان اور حضرت ہود علیہ السلام کے واقعے میں تیز ہواؤں کا ذکر بھی موسمیاتی عذاب کی شکل میں کیا گیا ہے، جو قیامت سے پہلے ہونے والی تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

احادیث میں قیامت کی علامات اور موسم

احادیث مبارکہ میں قیامت کی متعدد نشانیوں میں موسمیاتی تبدیلیوں کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زلزلوں کی کثرت، چہروں کے مسخ ہونے، پتھروں کی بارش، اور زمین میں دھنسنے کا عام واقعہ نہ ہو جائے[50] " اسی طرح امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں قیامت کی چھوٹی نشانیوں میں "زلزلوں کی کثرت" اور "خشک سالی" کا ذکر کیا ہے [51]. یہ احادیث بتاتی ہیں کہ قیامت

---

[46] سورہ الروم کی آیت 41

[47] (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص112، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

[48] سورہ الروم کی آیت 41

[49] (القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج18، ص67، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1420ھ)

[50] البخاری، صحیح البخاری، کتاب الفتن، حدیث: 7123، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ)

[51] (ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب انتشار الذنوب، حدیث: 4019، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، 1430ھ

سے پہلے موسمیاتی نظام میں شدید بے قاعدگیاں پیدا ہوں گی، جو انسانی معاشروں کے لیے آزمائش کا سبب بنیں گی۔ نیز، خطبہ مسجد نبوی میں شیخ حسین بن عبد العزیز آل شیخ نے موسمیاتی تبدیلیوں کو قیامت کی نشانیوں سے تعبیر کیا ہے، جس میں انہوں نے واضح کیا کہ یہ تبدیلیاں اللہ کی طرف سے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لیے ہیں .1 ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موسمیاتی تغیرات محض فطری عمل نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انذار اور تنبیہ ہیں۔

موسمی تغیر کو عبرت کا ذریعہ قرار دینا

موسمی تبدیلیوں کو عبرت اور نصیحت کا ذریعہ قرار دینا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ سورہ الفرقان کی آیت 62 میں ارشاد ہے" :وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا[52]" اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا، ہر اس شخص کے لیے جو سبق لینا چاہے یا شکر گزار ہونا چاہے)۔ امام ابن قیم (م. 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ موسموں کا بدلنا انسان کو موت، آخرت، اور اللہ کی قدرت پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے[53] اسی طرح خطبہ مسجد نبوی میں موسمی تبدیلیوں کو "عبرت اور نصیحت" کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، جس میں کہا گیا کہ یہ تبدیلیاں اللہ کی قدرت کاملہ کا مظہر ہیں اور انسان کو چاہیے کہ وہ ان سے سبق حاصل کرے .1 نیز، امام غزالی (م. 505ھ) نے احیاء علوم الدین میں لکھا ہے کہ موسموں کی سختیاں انسان کو صبر، شکر، اور آخرت کی تیاری کی تربیت دیتی ہیں[54] یہ تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ موسموں کے تغیرات کو محض فطری عمل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ان میں پوشیدہ اللہ کی نشانیوں اور حکمتوں پر غور کرنا چاہیے۔ نیز، موسمی تبدیلیوں کے ذریعے انسان کو یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور اللہ کی رحمت کا طلبگار بنے۔

13۔ جدید سائنس اور قرآن کا تقابلی مطالعہ:

سائنس میں موسموں کی وضاحت

جدید سائنس موسموں کی تبدیلی کو زمین کے محور کے جھکاؤ اور سورج کے گرد اس کے مدار کی حرکت سے منسلک کرتی ہے۔ امام جلال الدین سیوطی (911ھ) نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں موسموں کے سائنسی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے" :إن اختلاف الفصول ناشئ عن ميل محور الأرض ودورانها حول الشمس بنظام مقدر[55] " سائنسی طور پر، موسم گرما میں سورج کی شعاعیں براہ راست زمین پر پڑتی ہیں، جبکہ موسم سرما میں یہ ترچھی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خط استوا کے قریب کے علاقوں میں سال بھر یکساں موسم رہتا ہے، جبکہ قطبین کے نزدیک شدید سردی ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں سورہ الرعد کی آیت 3 میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے" :وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ[56] "۔ اس آیت میں زمین کے مردہ ہونے اور پھر زندگی پانے کے عمل کو موسموں کی تبدیلی سے جوڑا جا سکتا ہے، جو جدید سائنسی تصورات سے ہم آہنگ ہے۔

---

[52] سورہ الفرقان کی آیت 62

[53] (ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص89، مکتبہ دار الہجرہ، ریاض، 1435ھ)

[54] (الغزالی، احیاء علوم الدین، ج3، ص112، دار ابن حزم، بیروت، 1420ھ)

[55] (جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج2، ص189، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1421ھ)

[56] (الرعد:3)

قرآن کی آیات اور سائنسی دریافتیں

قرآن پاک میں متعدد آیات ایسی ہیں جو جدید سائنسی دریافتیں پیش کرتی نظر آتی ہیں۔ امام ابن کثیر (774ھ) نے "تفسیر القرآن العظیم" میں سورہ الحجرات کی آیت 13 کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے": إن الله خلق البشر من ذكر وأنثى وجعلهم شعوباً وقبائل ليتعارفوا لا ليتفاخروا[57] "جدید جینیات نے ثابت کیا ہے کہ تمام انسانوں کا ڈی این اے 99.9٪ تک ایک جیسا ہے، جو قرآن کے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اسی طرح سورہ الذاریات کی آیت 47 میں کہا گیا": وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ [58]"، جس میں کائنات کے پھیلاؤ کا ذکر ہے۔ 1929 میں ایڈون ہبل نے یہ دریافت کیا کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے، جو قرآن کے بیان کے عین مطابق ہے۔ یہ آیات ثابت کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں سائنسی حقائق موجود ہیں، جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی علم میں اضافے کے ساتھ مزید واضح ہوتے جا رہے ہیں۔

سائنسی و دینی نقطہ نظر کا امتزاج

اسلامی تہذیب میں سائنس اور مذہب کے درمیان ہم آہنگی کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔ امام غزالی (505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا ہے" :العلم بالطبيعة طريق إلى معرفة الخالق، إذ من عرف المصنوع عرف الصانع[59] "مسلم سائنسدانوں نے کبھی بھی سائنس اور مذہب کو متضاد نہیں سمجھا، بلکہ ان کا ماننا تھا کہ فطرت کے قوانین کو سمجھنا اللہ کی معرفت کا ایک ذریعہ ہے۔ ابن سینا، الخوارزمی اور ابن الہیثم جیسے مسلم سائنسدانوں نے سائنس کو دینی تناظر میں ہی فروغ دیا۔ جدید دور میں بھی، جب سائنس اور مذہب کے درمیان تصادم کا نظریہ پیش کیا جاتا ہے، قرآن پاک کی آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے ہمیشہ عقل اور علم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ سورہ آل عمران کی آیت 190-191 میں غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے" :إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ [60]"، جو سائنسی تحقیق کو مذہبی عمل کا حصہ بناتی ہے۔

14۔ انسانی زندگی میں موسمی توازن کی اہمیت:

صحت اور تندرستی کے لیے موسمی توازن

موسمی توازن انسانی صحت کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے، جس کی تصدیق جدید طبی تحقیقات کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات سے بھی ہوتی ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ (751ھ) نے اپنی مشہور کتاب "طب النبوی" میں موسم اور صحت کے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے" : تغير الفصول يؤثر في أخلاط البدن، فلذلك أوصى النبي ﷺ بالتداوي عند تبدل الأزمنة[61] "موسمی تبدیلیاں انسانی جسم کے مدافعتی نظام، میٹابولزم اور نفسیاتی حالت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، موسم سرما میں نزلہ زکام کی بیماریوں میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ موسم گرما میں ہیٹ اسٹروک اور پانی کی کمی کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ الفرقان کی آیت 48

---

[57] (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج4، ص112، دار المعرفۃ، بیروت، 1420ھ)

[58] سورہ الذاریات کی آیت 47

[59] (امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج1، ص67، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1418ھ)

[60] سورہ آل عمران کی آیت 190-191

[61] (ابن قیم، طب النبوی، ص145، دار المعرفۃ، بیروت، 1420ھ)

میں موسموں کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے" :وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا" [62]۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمی توازن کے بغیر انسانی جسم کا درجہ حرارت، بلڈ پریشر اور دیگر حیاتیاتی نظام متاثر ہوتے ہیں، جو مختلف بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

معیشت میں موسمی توازن کی ضرورت

موسمی توازن کا معاشی سرگرمیوں سے گہرا تعلق ہے، خاص طور پر زراعت، سیاحت اور توانائی کے شعبوں سے۔ امام ابن خلدون (808ھ) نے "مقدمہ ابن خلدون" میں معیشت اور موسم کے باہمی ربط پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے" :اختلاف الأقاليم في الحر والبرد يؤثر في معاش الأمم وأخلاقها[63] "زرعی معیشت کے لیے موسمی توازن نہایت اہم ہے، کیونکہ فصلیں ایک خاص موسمی نظام پر انحصار کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، پاکستان میں دریاؤں کے پانی کا نظام ہمالیہ کے گلیشیئرز سے جڑا ہوا ہے، جو موسمی تبدیلیوں سے براہ راست متاثر ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں سورہ اعراف کی آیت 57 میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے" :وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ" [64]۔ معاشی ماہرین کے مطابق، موسمی تغیرات عالمی معیشت کو سالانہ اربوں ڈالر کا نقصان پہنچاتے ہیں، خاص طور پر سیلاب، خشک سالی اور سمندری طوفانوں کی صورت میں۔

معاشرتی نظام میں موسموں کا کردار

موسمی حالات کا معاشرتی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے، جو ثقافت، رہن سہن اور سماجی روایات کو تشکیل دیتا ہے۔ امام محمد بن عبدالوہاب (1206ھ) نے "کتاب التوحید" میں موسم اور معاشرت کے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے" :اختلاف الأزمنة يؤثر في عادات الأمم وطبائعها[65] "مختلف معاشروں میں موسمی تبدیلیوں کے مطابق تہوار، رسم و رواج اور سماجی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، عرب معاشرے میں بارش کے بعد خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے، جبکہ سرد ممالک میں موسم سرما کے اختتام پر تہوار منائے جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں سورہ یونس کی آیت 22 میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ملتا ہے" :هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ [66]"۔ سماجی علوم کے ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمی تبدیلیاں انسانی رویوں، کام کی کارکردگی اور معاشرتی تعلقات پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں، جو کسی بھی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

15۔ نتائج وسفارشات:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موسموں کے تغیرات کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی نشانیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے" :بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے دریا میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے برسا کر مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر

---

[63] (ابن خلدون، المقدمہ، ج 1، ص 267، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1421ھ)

[64] سورہ اعراف کی آیت 57

[65] (ابن عبدالوہاب، کتاب التوحید، ص 89، دار السلام، ریاض، 1425ھ)

[66] سورہ یونس کی آیت 22

ہیں، عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں[67] "۔اس آیت میں موسموں کی تبدیلی کو اللہ کی عظمت کی دلیل بتایا گیا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ میں بھی موسموں کے اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جیسے کہ گرمی کی شدت میں کمی کی دعا سکھائی گئی یا بارش کے لیے استسقاء کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا۔ موسموں کی یہ تبدیلیاں انسان کو اللہ کی نعمتوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور اسے فطرت کے ساتھ ہم آہنگ رہنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

موسمی تبدیلیاں انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ مثبت پہلوؤں میں یہ کہ ہر موسم اپنے ساتھ مختلف نعمتیں لاتا ہے۔ سردیوں میں صحت بخش سبزیاں اور پھل میسر آتے ہیں، تو گرمیوں میں دریاؤں اور کنوؤں کا پانی لوگوں اور فصلوں کی پیاس بجھاتا ہے۔ بارش کا نزول زمین کو سرسبز کر دیتا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے" :اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے ہر قسم کی نفع بخش چیزیں اگائیں[68] "لیکن موسمی تغیرات کے بعض منفی اثرات بھی ہیں، خاص طور پر جب یہ غیر متوازن ہوں۔ شدید گرمی، سیلاب یا قحط جیسی آفات انسانی صحت، معیشت اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرتی ہیں۔ حدیث میں ایسے حالات میں صبر اور دعا پر زور دیا گیا ہے۔ موسمیاتی عدم توازن کی ایک بڑی وجہ انسان کا اپنا کردار بھی ہے، جیسے کہ درختوں کی کٹائی اور فضا کو آلودہ کرنا، جو قرآن کے اصولوں کے خلاف ہے۔

موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے قرآن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے، فطرت کے تحفظ کی ذمہ داری کو سمجھنا ہوگا۔ درخت لگانا سنت ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تمہارے ہاتھ میں کوئی پودا ہو تو اسے لگا دو[69] "دوسرا، وسائل کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ اسراف سے منع کیا گیا ہے۔ تیسرا، موسمی آفات کے وقت اجتماعی طور پر مدد اور تعاون کا رویہ اپنانا چاہیے، جیسا کہ حدیث میں باہمی رحم و کرم کی تلقین کی گئی ہے۔ آخر میں، دعا اور توکل کو اپنانا چاہیے، کیونکہ اللہ ہی ہر مشکل کو آسان کر سکتا ہے۔ ان اقدامات سے نہ صرف موجودہ مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے، بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک محفوظ ماحول چھوڑا جا سکتا ہے۔

---

[67] (البقرہ:164)

[68] (لقمان:10)

[69] (مسند احمد)